کلمہ طیّبہ کی حقیقت

ازجناب شیخ فتح محمد صاحب بھاگووال ضلع گورداسپور

برادران! حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک خدا تعالیٰ کی طرف سے جتنے پیغمبر آئے سب اسی لئے آئے کہ کلمہ طیبہ کی تحریک کو لوگوں کے سامنے پیش کریں آپ کو معلوم ہوگا کہ اس تحریک کی اشاعت میں ان خدا کے فرستادوں نے اپنی طرف سے کوئی کمی نہیں چھوڑی یہاں تک کہ ان پر ماریں بھی پڑیں بیہوش کر کر دیئے گئے لہولہان کر دیئے گئے۔ آگ میں ڈالے گئے۔ شہید کر دیئے گئے۔ لیکن ان خدا کے بندوں کو کلمہ طیبہ سے اسقدر پیار تھا کہ اس پر ہر عزیز شے قربان کرنے سے دریغ نہ کیا۔

پھر جن لوگوں نے کلمہ طیبہ کو قبول کیا ان کی بھی یہی حالت ہوئی کہ تپتی ہوئی ریتوں پر لٹا کر، کانٹے چبھو چبھو کر بھوکے رکھ رکھکر زرودولت چھین چھین کر، گھروں سے نکال نکال کر بلکہ حد سے زیادہ تکلیفیں دیدیکر یہ کہا گیا کہ اس کلمہ سے باز آؤ لیکن ان شمع خداوندی کے پروانوں نے ہرگز کلمہ طیبہ کو نہ چھوڑا اور یہی کہتے رہے ؎

ہرگز نہ ہم مریں گے کلمہ کو چھوڑ کر　　　حق پر رہیں گے ثابت باطل کو توڑ کر

مگر ہم ہیں کہ کلمہ طیبہ کی حقیقت سے ناواقف، نہیں جانتے کہ کلمہ طیبہ ہمیں کیا سبق دے رہا ہے۔

دوستو! اگر ہم ایسے ہیں تو کبھی ہو سکتا ہے کہ ہم پر ماریں پڑیں۔ دولت چھن جائے۔ جان چلی جائے۔ عزیز و اقارب نفرت کی نگاہ سے دیکھیں اور ہم کلمہ طیبہ کو نہ چھوڑیں۔ جب ہم کلمہ طیبہ کی حقیقت سے ہی ناواقف ہیں تو کیا ہمیں کلمہ طیبہ سے پیار اور عشق ہو سکتا ہے؟ اور ہم کلمہ طیبہ کو بلند کرنے کے لئے ہر طرح کی قربانی دے سکتے ہیں؟ دوستو! کسی چیز سے پیار اور عشق تب ہی ہو سکتا ہے اور اس پر قربانیاں تب ہی دی جا سکتی ہیں جبکہ اس کی حقیقت قلب میں گھر کر جائے۔

(گذشتہ صفحہ کا بقیہ مضمون) ایک خدا ہی کو اپنا مشکل کشا اور حاجت روا سمجھو، عقائد و اعمال کی گندگیوں سے پاک ہوکر اپنے گناہوں پر ندامت کا اظہار کرو، اور اپنے مولیٰ کو منالو، ہمارے گناہوں سے وہ ناراض ہے۔ اس کا غضب جوش میں ہے، اپنے درد بھرے دلوں سے ڈبڈباتی ہوئی آنکھوں سے، اور کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اس کی طرف جھکو اور نہایت ادب و خلوص سے کہو ؎

خواہش ہے قند کی نہ خواہاں شکر کے ہیں　　　چسکے پڑے ہوئے تری میٹھی نظر کے ہیں

سوچنے کی بات ہے کہ اگر ہم کلمہ طیبہ کی حقیقت سے ناواقف ہیں تو کونسی چیز ہے جس کو ہم نے قبول کیا اور مسلمان ہوئے یقیناً ہم نام کے مسلمان ہیں وہ چیز جو کسی کو مسلمان بناتی ہے وہ ہم میں نہیں۔ ہم میں اور ان لوگوں میں کوئی فرق نہیں جو کلمہ طیبہ سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔

الحاصل معلوم ہونا چاہیئے کہ کلمہ طیبہ کی حقیقت کیا ہے ہمیں یہ کدھر سے موڑ کر کدھر لیجانا چاہتا ہے اس کو قبول کرنا کیسی روش اختیار کرنا ہے پس سنئے! کلمہ طیبہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ جس کے اگر دو ٹکڑے اس طرح کئے جائیں کہ ایک لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے اور دوسرا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تو معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ٹکڑے کا مطلب یہ ہے کہ ایک اللہ کے سوا دوسرا کوئی بھی اِلٰہ نہیں۔ خواہ کوئی جن ہو یا فرشتہ۔ حیوان ہو یا انسان۔ انبیاء کا درجہ رکھتا ہو یا اولیاء کا۔ کسی ملک کا بادشاہ ہو یا کسی قوم کا بڑے سے بڑا سردار اور لیڈر۔ غرضکہ زمین و آسمان کے اندر جتنی بھی مخلوق ہے ایک اللہ پاک۔ خلاق واحد کے سوا ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جسے اِلٰہ کہا جاسکے کیونکہ لا الٰہ الا اللہ میں اِلٰہ کے پہلے جو لا کا حرف آیا ہے اس نے اللہ کے سوائے (جس کی طرف اِلَّا حرف استثنا سے اشارہ ہے) ہر طرح کے الٰہ کو ختم کر دیا ہے۔

دوسرے ٹکڑے کا مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو ملک عرب میں خاندانِ قریش کے اندر عبداللہ نامی باپ کے گھر پیدا ہوئے تھے وہ اس اللہ کے رسول ہیں جس کو پہلے ٹکڑے میں اِلٰہ کہا گیا ہے اور جس کے سوائے کوئی دوسرا اِلٰہ نہیں۔ اس ٹکڑے میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ کا رسول ہونا یہ ظاہر کر رہا ہے کہ یہ دو ہستیاں ہیں ایک ان میں اِلٰہ کا درجہ رکھتی ہے اور وہ اللہ ہے اور دوسری ان میں رسول کا درجہ رکھتی ہے اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں نہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ ہیں جسکو اِلٰہ کا درجہ دیا جاسکے اور نہ اللہ پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کو رسول کہا جاسکے غرض اللہ الٰہ ہے اور محمدؐ رسول ہیں۔ اگر کوئی محمدؐ کو الٰہ اور اللہ کو رسول کہدے تو یہ گمراہی ہے اور کفر ہے اگر یہ عقیدہ رکھے کہ محمد رسول بھی ہیں اور الٰہ بھی تو پھر بھی وہ گمراہ اور مشرک ہے۔ اگر یہ ایمان رکھے کہ اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک ہیں۔ ان میں کوئی فرق نہیں تو یہ بھی کھلی ہوئی گمراہی اور صاف شرک ہے۔ جیسا کہ بعض مسلمانوں کا عقیدہ ان کے اس شعر سے واضح ہے ؎

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر ‏ اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفےٰ ہو کر ‏ (اخبار الفقیہ امرتسر)

چونکہ صرف اللہ ہی الٰہ ہے اور محمدؐ اس کے رسول ہیں اور ہیں بھی یہ لفظ عربی کے جن کا سمجھنا ضروری ہے کہ اللہ کو الٰہ جو مانتا ہے تو الٰہ کے مفہوم میں کونسی صفات داخل ہیں جن کے لائق ہم کو صرف اللہ ہی کو ماننا ہے اور کسی دوسرے کو ان میں شمار نہیں کرنا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول جو مانتا ہے تو رسول کا کیا مفہوم ہے جیسا کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھیں لہٰذا ان دونوں لفظوں کا مفہوم از روئے قرآن ذیل میں دیکھئے۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ - (سورہ یٰس رکوع ۵) بنا لیا ہے اللہ کے سوائے انھوں نے اوروں کو الٰہ تاکہ وہ مدد کئے جائیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ الٰہ اسے کہا جاتا ہے جسکو ایسا سمجھا جائے کہ یہ آڑے وقت ہماری مدد کرے گا مشکلوں اور مصیبتوں میں ہماری مشکلکشائی اور حاجت روائی کرے گا۔ اگر ہم بیمار ہوں گے تو شفا دے گا اگر ہم بھوکے ہوں گے تو کھانا دے گا، اولاد نہ ہوگی تو اولاد دے گا وغیرہ وغیرہ مصائب میں کام آئیگا۔

فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ٥ (ہود ع ۹) پس نہ کام آئے ان کے کچھ ان کے وہ الٰہ جن کو پکارتے تھے اللہ کے سوائے جبکہ آیا حکم رب تیرے کا اور نہ بڑھے ہوئے وہ سوائے تباہی وہلاکت کے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس کو مصیبت اور مشکل کے وقت یا کسی حاجت کیوقت پکارا جائے وہ الٰہ ہے۔

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ - (یٰس ۲) کیا میں بنالوں اللہ کے سوائے اوروں کو الٰہ۔ اگر مجھے رحمٰن کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو ان کی سفارش میرے کچھ کام نہیں آسکتی اور نہ وہ مجھے چھڑا سکتے ہیں۔

اس آیت سے پتہ چلا کہ وہ بھی الٰہ ہے جس کے متعلق یہ خیال رکھا جائے کہ اس کے ذریعہ سے ہم نفع حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ اس کا خداوند اعلیٰ کی خدائی میں کچھ دخل ہے اور اس کی بات مانی جاتی ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ (نحل ع ۷) اللہ نے کہا مت بناؤ دو الٰہ الٰہ تو ایک ہی ہے اسلئے مجھ ہی سے ڈرو۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس کے متعلق یہ گمان کیا جائے کہ اگر ہم اس کی توجہ اور عنایت سے محروم ہو گئے تو نقصان اٹھائیں گے پس اس سے ڈرنا چاہیے تو یہ بھی الٰہ ہے۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (توبہ ع ۵) نہیں حکم کئے گئے مگر ایک الٰہ کی عبادت کرنے کا جس کے سوا کوئی اور الٰہ نہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ جس کی عبادت کی جائے وہ بھی الٰہ ہے۔ دوسرے لفظوں میں جس کے حکم کو قانون تسلیم کیا جائے اس کے امر و نہی کی اطاعت کی جائے وہ الٰہ ہے جس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھ لیا جائے وہ بھی الٰہ ہے۔

مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہوا کہ جسے حاجت روا مشکلکشا سمجھا جائے، معبود و حکمراں مانا جائے جس کے ناراض ہونے سے ڈرا جائے جس کو پناہ دہندہ خیال کیا جائے وہ الٰہ ہے۔

رسول کا مفہوم قرآن پاک کے چوتھے پارہ میں آیا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

بیشک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان کیا کہ انہی میں سے ان کی طرف اپنا رسول بھیجا جو ان کو احکام الٰہی پڑھکر سناتا ہے ان کے نفوس کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو علم و حکمت کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ پہلے وہ گمراہ تھے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول کے معنی وہ بھیجا ہوا شخص ہے جو خدا تعالیٰ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچائے لوگوں کو کتاب الٰہی کی تعلیم دے اور اس میں جو حکمتیں ہیں ان کو لوگوں پر ظاہر کرے اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کا تزکیہ نفوس کرے۔ الحاصل کلمہ طیبہ کے پہلے جزر یعنی لا الٰہ الا اللہ کی حقیقت یہ ہے کہ اس کے سوائے کوئی دوسرا اِلٰہ نہیں یعنی مشکل کشا، حاجت روا، پناہ دہندہ، خبر گیر، معبود، پکارنے کے لائق، خوف کھانے کے لائق کوئی دوسرا نہیں۔ صرف اللہ ہی کو اکیلا ماننا چاہئے۔ اور دوسرے جزر محمد رسول اللہ کا مطلب یہ ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ یعنی انسانوں میں سے ایک انسان ہیں جو خدا تعالیٰ کے پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لئے۔ کتاب الٰہی کی تعلیم دینے کے لئے تزکیہ نفوس کرنے اور حکمت سکھانے کیلئے بھیجے گئے جنھوں نے آکر کہا کہ یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا اے دنیا کے لوگو! تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنکر آیا ہوں میرے پیچھے چلوگے تو نجات پاؤگے اور خدا خوش ہوگا، خدا کے دوست بن جاؤگے۔ اگر مجھ پر ایمان نہ لائے اور جو میں اعلان کرتا ہوں اس کو نہ مانا تو یاد رکھو خدا تم سے ناراض ہوگا اور نجات نہیں پاؤگے۔

یہ ہے کلمہ طیبہ کا مفہوم اور یہی چیز ہے جس پر اگر کوئی یقین کرے تو مسلمان بن جاتا ہے اور اگر اس کا انکار کردے تو کافر و مشرک رہتا ہے خواہ کوئی مسلمان کا بیٹا اور باپ ہی کیوں نہ ہو۔ مسلمانی یہ نہیں کہ ہم مسلمانوں کے گھر پیدا ہوئے ہیں مسلمانوں جیسا ہمارا نام ہے اس لئے ہم مسلمان ہیں نہیں نہیں اگر کوئی کلمہ طیبہ کے اس مفہوم کا انکاری ہے تو وہ بھی مسلمان نہیں خواہ وہ کتنی ہی دفعہ زبان سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا پھرے۔ اگر کوئی عیسائی۔ ہندو۔ سکھ اس حقیقت پر ایمان لے آئے تو وہ مسلمان ہو سکتا ہے۔ اور اگر کوئی مسلمان کا بیٹا یا باپ اس حقیقت کا انکاری ہے اور اس سے ناآشنا ہے تو وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

دعا ہے کہ خدا ہمیں کلمہ طیبہ کی حقیقت سے آشنا کردے اور ہمیں صحیح معنوں میں مسلمان بنادے۔ آمین